Cambridge International AS Level

URDU LANGUAGE **8686/02**

Paper 2 Reading and Writing **October/November 2021**

INSERT **1 hour 45 minutes**

INFORMATION
- This insert contains the reading passages.
- You may annotate this insert and use the blank spaces for planning. **Do not write your answers** on the insert.

معلومات
- منسلکہ صفحات میں ریڈنگ کی عبارتیں دی گئی ہیں۔
- آپ ان صفحات پر لکھ سکتے ہیں اور خالی جگہوں کو پلاننگ کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔ ان صفحات پر **اپنے جوابات مت لکھیں**۔

This document has **4** pages. Any blank pages are indicated.

DC (RW) 222042
© UCLES 2021

[Turn over

سیکشن 1

عبارت 1 کو پڑھیے اور امتحانی پرچے پر **سوالات 1، 2** اور **3** کے جوابات دیجیے۔

عبارت 1

اردو زبان کے ایک مشہور رسالے 'پرواز' میں سیاحت کے موضوع پر ایک بہت ہی دلچسپ مضمون شائع ہوا ہے۔ ایک تحقیق کے مطابق پرانے زمانے میں سیاحت کا اہم مقصد ممالک کے درمیان تجارت کو فروغ دینا تھا۔ صدیوں پہلے عربوں نے سیاحت کو علم و ہنر حاصل کرنے کا ذریعہ بنایا۔ جوں جوں وقت گزرتا گیا سیاحوں نے اپنی تہذیب اور مذہب کے پرچار کو بھی اس کا حصہ بنا دیا۔

مصنف نے بیرون ملک چھٹیاں گزارنے کے بارے میں کہا کہ لوگوں کا چھٹیوں کے لیے دوسرے ممالک میں جانے کا مقصد عموماً وہاں کے خوشگوار موسم سے لطف اندوز ہونا اور دلچسپ مشاغل میں حصہ لینے تک ہی محدود ہوتا ہے جب کہ جدید سیاحت کے اغراض و مقاصد کا دائرہ کار اس سے کافی وسیع ہے۔ مثال کے طور پر بے شمار سیاح جنگل کی زندگی پر تحقیق کرنے کی غرض سے اپنا کافی وقت جنگلوں میں گزارتے ہیں جب کہ کئی سیاح آثار قدیمہ کے بارے میں معلومات اکٹھی کرنے کے لیے دور دراز کا سفر کرتے ہیں اور پھر کچھ سیاح قوموں کے عروج و زوال کی تاریخ کا مطالعہ کرنے میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے سیاحوں کو کئی دشواریوں کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے۔

اس مضمون میں ایک یورپی سیاح جوزف شین کے تاثرات کچھ اس طرح سے بیان کیے ہیں "پاکستان کے شمالی علاقہ جات خوبصورتی میں اپنی مثال آپ ہیں۔ یہاں کے بلند و بالا پہاڑوں کی برف سے ڈھکی چوٹیاں دیکھ کر میں دنگ رہ گیا۔ جگہ جگہ صاف شفاف پانی کی آبشاریں دلکش نظارہ پیش کرتی ہیں۔ سڑک کے ساتھ ساتھ بہتی صاف پانی سے لبریز بل کھاتی ندیاں سوات کے حسن کو دوبالا کر دیتی ہیں۔" تاہم انہوں نے اس بات پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ان علاقوں کی سیاحت کے راستے میں ابھی تک کافی مشکلات حائل ہیں۔ خاص طور پر ان علاقوں کی سڑکوں کا نظام انتہائی خستہ ہے۔ ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ "اگر سیاح کسی طرح یہاں پہنچ بھی جائیں تو ان کے ٹھہرنے کے لیے اچھے ہوٹل بہت کم تعداد میں ہیں۔ سب سے بڑھ کر تربیت یافتہ گائیڈ بھی میسر نہیں ہیں جو سیاحوں کی زبان میں رہنمائی کر سکیں۔ ان مشکلات کی وجہ سے بہت کم سیاح ان علاقوں کا رخ کرتے ہیں۔"

آسٹریلیا کے ایک سیاح مائیکل ولسن جو حال ہی میں پاکستانی شہر ٹیکسلا کی سیر کر کے واپس آئے ہیں انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا "ٹیکسلا کے کھنڈرات کو دیکھنا میرے سفر کا سب سے دلچسپ حصہ تھا۔ وہاں کے عجائب گھر میں رکھے ہوئے نوادرات بہت ہی حیران کن تھے جن سے ہمیں اپنے آباؤاجداد کے رہن سہن کے بارے میں معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ میرے گائیڈ نے مجھے بتایا کہ قدیم تہذیب کے یہ انمول نمونے نہ صرف پاکستان کا قیمتی ثقافتی ورثہ ہیں بلکہ ایک بین الاقوامی اثاثہ بھی ہیں۔ میں نے ٹیکسلا کے رہنے والوں سے جدید پاکستان کے بارے میں بہت کچھ سیکھا۔ یہ ایک شاندار سفر تھا۔"

© UCLES 2021

سیکشن 2

عبارت 2 کو پڑھیے اور امتحانی پرچے پر **سوالات 4** اور **5** کے جوابات دیجیے۔

عبارت 2

سیاحت انسانی زندگی پر کئی مثبت اثرات مرتب کرتی ہے تاہم جس طرح ہر تصویر کے دو رخ ہوتے ہیں اسی طرح سیاحت میں بھی کافی پیچیدگیاں پائی جاتی ہیں۔ ان میں سے بعض کا تعلق کسی ملک کے چند مخصوص حالات سے ہوتا ہے جو کسی کے بس میں نہیں ہوتے۔ چونکہ اکثر سیاحوں کا تعلق مختلف ممالک سے ہوتا ہے اس لیے کچھ باتیں سیاحوں کے اپنے مزاج اور رویے سے تعلق رکھتی ہیں۔ جب کہ بعض اوقات مقامی انتظامی امور بھی سیاحت کی مشکلات میں اضافے کا سبب بنتے ہیں۔

اسلام آباد آئے ہوئے ایک امریکی سیاح مارک نیلسن کے مطابق پاکستان آنے والے سیاحوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ وہ ایک اجنبی ملک کے سفر پر جا رہے ہیں جہاں یہ ضروری نہیں کہ وہاں کی طرز زندگی ان کے اپنے ملک سے کوئی مطابقت رکھتی ہو۔ یہ بھی ممکن ہے کہ وہاں کی آب و ہوا اور موسم انہیں راس نہ آئے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہاں کے معاشرتی اور مذہبی رسم و رواج بھی ان کے کام میں رکاوٹ بنیں۔ کچھ سیاحوں کو ان باتوں کا احساس بہت دیر کے بعد ہوتا ہے۔

سیاحت کی ایک عالمی تنظیم کے مطابق اجنبی ملکوں میں آثار قدیمہ اور جنگل کی زندگی پر تحقیق کرنے والے سیاحوں کو اپنے مقصد کی تکمیل کے لیے لازمی ہے کہ وہ مقامی آبادی میں گھل مل جائیں۔ بہتر ہو گا اگر وہ وہاں کی زبان، خوراک، لباس وغیرہ کے بارے میں ایک مثبت سوچ پیدا کریں۔ ایسا کرنے سے سیاحوں کو ایک اجنبی ماحول کو سمجھنے اور اس میں کام کرنے میں مدد ملے گی۔ خاص طور پر اپنے اندر کسی قسم کی احساس برتری کو پیدا نہ ہونے دیں۔

ترکی میں کام کرنے والی ایک ٹورسٹ گائیڈ شاہینہ خان کا کہنا ہے کہ سیاحوں کی اکثریت مشکلات کے باوجود فراخ دلی کا مظاہرہ کرتی ہے۔ مجھے بھی اس طرح کے سیاحوں کے ساتھ کام کرنے میں مزہ آتا ہے۔ اس کے برعکس کچھ ایسے سیاحوں سے بھی واسطہ پڑتا ہے جو چاہتے ہیں کہ سفر میں بھی انہیں زندگی کی تمام آسائشیں میسر ہوں جو ناممکن ہے۔ ایسے سیاح مقامی آبادی سے الگ تھلگ رہتے ہیں اور وہاں کے ماحول کو سمجھنے کی کوشش بھی نہیں کرتے جس سے وہ اپنے تجربات کا خاطر خواہ فائدہ اٹھانے سے محروم رہ جاتے ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ سیاحت سے پاکستان کو کئی معاشی فائدے ہوتے ہیں لیکن کچھ لوگ سیاحت کے بارے میں مثبت رائے نہیں رکھتے۔ ان کے خیال میں دوسرے ملکوں سے آنے والے اکثر سیاحوں کی تہذیب ان کی مقامی ثقافت سے کوئی مماثلت نہیں رکھتی۔ اس کے علاوہ سیاحت ان کے علاقے میں ماحولیاتی آلودگی کا سبب بھی بنتی ہے۔ ان وجوہات کی بنا پر مقامی آبادی سیاحت کو اپنی روزمرہ کی زندگی میں مداخلت تصور کرتی ہے۔

BLANK PAGE

Permission to reproduce items where third-party owned material protected by copyright is included has been sought and cleared where possible. Every reasonable effort has been made by the publisher (UCLES) to trace copyright holders, but if any items requiring clearance have unwittingly been included, the publisher will be pleased to make amends at the earliest possible opportunity.

To avoid the issue of disclosure of answer-related information to candidates, all copyright acknowledgements are reproduced online in the Cambridge Assessment International Education Copyright Acknowledgements Booklet. This is produced for each series of examinations and is freely available to download at www.cambridgeinternational.org after the live examination series.

Cambridge Assessment International Education is part of the Cambridge Assessment Group. Cambridge Assessment is the brand name of the University of Cambridge Local Examinations Syndicate (UCLES), which itself is a department of the University of Cambridge.